سوال

وف کے احکام(35)

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز کسوف کے احکام

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

تہ!

مد!

ر تعالیٰ کا ارشاد ہے :

ﱅ 5... سورة یونس

(اللہ) جس نے سورج کو چمک والا بنایا اور چاند کو نور اور اس کی منزلیں مقرر کیں، تاکہ تم سالوں کی گنتی اور حساب معلوم کر سکو۔ یہ (سب کچھ) اللہ نے حق ہی کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ وہ اپنی آیتیں تفصیل سے بیان کرتا ہے ان لوگوں کے لیے جو جانتے ہیں۔ "[1]

ا ارشاد باری تعالیٰ ہے :

ﱥ 37... سورة فصلت

ں اور رات اور سورج اور چاند بھی (اس کی) نشانیوں میں سے ہیں، تم سورج کو سجدہ کرو نہ چاند کو بلکہ سجدہ اس اللہ کے لیے کرو جس نے ان سب کو پیدا کیا ہے، اگر واقعی تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔ "[2]

ہے۔(1)

(2)۔ سورج یا چاند کا گرہن اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے، جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

وَمَا نُرْسِلُ بِالْءايٰتِ اِلَّا تَخْوِيفًا 59... سورة الإسراء

لوگوں کو دھمکانے کے لیے ہی نشانات بھیجتے ہیں۔ "[3]

کر(3)۔

ہلیت میں لوگ یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ یہ گرہن کسی عظیم شخصیت کی ولادت یا وفات کے موقع پر ہوتا ہے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اعتقاد کو باطل قرار دیا اور اس کے بارے میں حکمت الٰہیہ کی وضاحت فرما دی۔

وسلم کے عہد میں جس روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرزند ابراہیم علیہ السلام فوت ہوا، اتفاقاً اسی روز سورج کو گرہن بھی لگ گیا، لوگوں نے کہا کہ ابراہیم علیہ السلام کی موت کے سبب سورج کو گرہن لگا ہے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تردید کرتے ہوئے فرمایا :

ا الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِمَا عِبَادَهُ، وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَصَلُّوا وَادْعُوا اللَّهَ حَتَّى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ"

ر اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جن کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ یہ کسی انسان کی موت یا زندگی کی وجہ سے بے نور نہیں ہوتے، جب تم انھیں ایسا ہوتے ہوئے دیکھو تو اس وقت تک نماز پڑھتے رہو اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہو جب تک کہ (گرہن) ختم نہ ہو جائے۔ "[

حین کی ایک روایت میں ہے :

اللَّهَ وَصَلُّوا حَتَّى يَنْجَلِيَ"

ب وہ صاف نہ ہو جائے تب تک دعا اور نماز میں مشغول رہو۔ "[5]

ں سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا :

ت الَّتِي يُرْسِلُ اللَّهُ لَا تَكُونُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنْ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِ عِبَادَهُ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَافْزَعُوا إِلَى ذِكْرِهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ"

جنھیں اللہ تعالیٰ ظاہر کرتا رہتا ہے، یہ کسی کی موت یا کسی کی زندگی (پیدائش) کی وجہ سے ظاہر نہیں ہوتیں بلکہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے، جب تم یہ دیکھ لو تو اللہ کے ذکر اور اس سے دعا و استغفار میں مشغول ہو جاؤ۔ "[6]

ر تعالیٰ سورج اور چاند پر گرہن طاری کر کے ان دو عظیم نشانیوں کو اس لیے دکھاتا ہے کہ لوگ عبرت حاصل کریں اور انھیں علم ہو کہ دونوں اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے ہیں، دیگر مخلوقات کی طرح ان میں بھی نقص اور تغیر ہو سکتا ہے۔ نیز اس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ لوگوں کو بتاتا ہے کہ ہر چیز پر قدرت صرف

ﱥ 37... سورة فصلت

اوررات اور سورج اور چاند بھی (اس کی) نشانیوں میں سے ہیں، تم سورج کو سجدہ کرو نہ چاند کو بلکہ سجدہ اس اللہ کے لیے کرو جس نے ان سب کو پیدا کیا ہے، اگر واقعی تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔ "[7]

(4)۔ نماز کسوف کا وقت گرہن لگنے سے شروع ہوتا ہے اور اس کے ختم ہونے تک رہتا ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

ا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَصَلُّوا وَادْعُوا اللَّهَ حَتَّى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ"

انھیں ایسا ہوتے ہوئے دیکھو تو اس وقت تک نماز پڑھتے رہو اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہو جب تک کہ (گرہن) ختم نہ ہو جائے۔ "[8]

ا (5)۔

(6)۔ نماز کسوف کا طریقہ یہ ہے کہ امام دو رکعتیں پڑھائے جن میں با آواز بلند قراءت ہو۔ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ کوئی لمبی سی سورت (مثلاً: سورہ بقرہ وغیرہ) پڑھے، پھر لمبا رکوع کرے، پھر سر اٹھائے اور "سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد" کہے۔ سیدھا کھڑے ہو کر (عام نماز کی طرح) پھر سورہ فاتحہ

وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ" پڑھے اور تا دیر کھڑا رہے۔ پھر لمبے لمبے دو سجدے کرے، دونوں سجدوں کے درمیان زیادہ دیر نہ بیٹھے، پھر اسی طرح دوسری رکعت ادا کرے کہ اس میں پہلی رکعت کی طرح دو لمبے لمبے قیام اور رکوع ہوں اور دو ہی لمبے سج

ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد طرق سے صحیحین وغیرہ میں منقول ہے، جن میں سے ایک طریق سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اپنی صحیح میں درج کیا ہے، چنانچہ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں :

وَسَلَّمَ فَخَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهُ، فَكَبَّرَ، فَاقْتَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، ثُمَّ قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقَامَ وَلَمْ يَسْجُدْ، وَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى، ثُمَّ كَبَّرَ وَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، وَهُوَ أَدْنَى مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَالَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِثْلَ ذَلِكَ، فَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ، وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ،

ں زندگی میں سورج گرہن ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو لوگوں نے آپ کے پیچھے صفیں بنائیں۔ آپ نے تکبیر کہی اور لمبی قراءت کی، پھر اللہ اکبر کہا اور لمبا رکوع کیا، پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے ہوئے کھڑے ہو گئے اور سجدہ نہ کیا بلکہ قراءت شروع کی جو کہ پہلی قراءت کی نسبت کچھ کم تھی

، (7)۔

(8)۔ نماز کسوف ادا کر لینے کے بعد امام کو چاہیے کہ وہ لوگوں کو وعظ و نصیحت کرے۔ ان کی غفلت اور لاپرواہی پر تنبیہ کرے۔ دعا و استغفار کا حکم دے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے :

رف...... فخطب الناس فحمد الله واثنى عليه ثم قال ان الشمس والقمر آيتان من آيات الله لا يخسفان لموت أحد ولا لحياته فإذا رأيتم ذلك فادعوا الله وكبروا وصلوا وتصدقوا"

ہ اللہ علیہ وسلم جب نماز کسوف سے فارغ ہوئے۔۔۔۔ تو لوگوں سے مخاطب ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا: یہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، یہ کسی کی موت یا زندگی (پیدائش) کی وجہ سے بے نور نہیں ہوتے جب تم ایسا ہوتے ہوئے دیکھا تو اللہ کو یاد کرو، تکبیرات

(9)۔ اگر گرہن ختم ہونے سے پہلے ہی نماز مکمل ہو جائے تو دوبارہ نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں بلکہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور دعا میں مصروف ہو جانا چاہیے۔ اگر نماز کے دوران میں گرہن ختم ہو جانے کا علم ہو جائے تو نماز کو توڑا نہ جائے بلکہ مختصر کر لیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ ۳۳... سورۃ محمد

عمال کو غارت نہ کرو۔ "[11]

صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے : "نماز کسوف گرہن کے ختم ہونے تک ہے۔ "[12]

بن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : "کسوف کا دورانیہ کبھی لمبا ہوتا ہے اور کبھی چھوٹا کیونکہ کبھی سارا حصہ گرہن زدہ ہو جاتا ہے اور کبھی نصف اور کبھی ایک تہائی حصہ، جب زیادہ حصے کو گرہن لگے تب پہلی رکعت میں سورہ بقرہ یا اس جیسی لمبی سورت کی قراءت کرے، پھر ایک رکوع کے بعد پہلی سورت سے کم لمبی

نماز کسوف میں تخفیف اس کے سبب کے زائل ہو جانے کی وجہ سے ہے۔ اسی طرح اگر معلوم ہو کہ گرہن زیادہ دیر نہیں رہے گا یا نماز شروع کرنے سے پہلے ہی کم ہونا شروع ہو جائے گا تو نماز شروع کر دے لیکن مختصر پڑھے جمہور اہل علم کا یہی موقف ہے کیونکہ یہ نماز کسی علت کی وجہ سے شروع کی تھی اور

---

[1] ۔10/5:ونس۔

[2] ۔41/37م

[3] ۔17/59ر

[4] حا1060 وصحیح مسلم الکسوف باب ذکر النداء بصلاۃ الکسوف الصلاۃ جامعۃ حدیث 910-911

[5] حا1060 وصحیح مسلم الکسوف باب ذکر النداء بصلاۃ الکسوف الصلاۃ جامعۃ حدیث 915۔

[6] حا1059۔

[7] م41/37۔

[8] حا1060 وصحیح مسلم الکسوف باب ذکر النداء بصلاۃ الکسوف الصلاۃ جامعۃ حدیث 910-911

[9] حا1046 وصحیح مسلم الکسوف باب صلاۃ الکسوف حدیث 901۔

[10] 1044 ۔901

[11] 47/33۔

[12] ۔1040۔1060 وصحیح مسلم الکسوف باب ما عرض علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی صلاۃ الکسوف من امر الجنۃ والنار حدیث 904۔915۔

[13] ا24/260۔

ذاما عندی واللہ اعلم بالصواب

[قرآن وحدیث کی روشنی میں فقہی احکام ومسائل]

نماز کے احکام ومسائل : جلد01 : صفحہ240